© rasailojaraid.com

راشد الحق سمیع حقانی

ایل ایف او پر حکومت اور اپوزیشن کے مذاکرات

توقعات اور خدشات

پاکستانی قوم اس لحاظ سے نہایت بدقسمت واقع ہوئی ہے کہ اسے کبھی بھی مکمل سیاسی استحکام میسر نہیں رہا۔ آزادی سے لے کر آج تک کی تاریخ کا ذرا بغور جائزہ لیں تو اس سوختہ سامانی پر ماتم کرنے کو دل کرتا ہے کہ اس معصوم قوم کے ساتھ جمہوریت' فوجی نظام حکومت' اور اسلام کے نام پر کیسے کیسے دھوکے اور فراڈ کیے گئے اور کیے جا رہے ہیں اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ عوام اپوزیشن اور حکومت کے مابین متنازعہ ایل ایف او کے مسئلہ پر جاری مذاکرات اور اس سے پہلے کی پارلیمنٹ میں جاری رسہ کشی کے کھیل سے الگ تھلگ اور بیزار ہی رہے ہیں۔ کیونکہ ان کیلئے ماضی کے تجربات کسی عذاب سے کم نہیں۔ کیونکہ انہوں نے گزشتہ ادوار میں ہر دلکش وعدے اور ہر دلفریب نعرے پر دل و جان سے نہ صرف لبیک کہا بلکہ ہر لیڈر اور رہنما کو اپنے لئے کسی خضر و سکندر سے کم نہیں سمجھا۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

اور قوم نے ''جمہوریت' اور سیاسی استحکام کیلئے اتنی قربانیاں دیں اور اتنی تحریکوں کا ساتھ دیا کہ اب انکے پائے استقامت شل ہو گئے ہیں ان کے حوصلے ٹوٹ گئے ہیں اور آہنی عزائم ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں اور تو اور اس ہنگاموں میں یہ اپنی پہچان اور خودی کو بھی گنوا بیٹھے۔

تھک تھک کہ ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں

انہیں ''رہبرانِ ملت اور غمخوارانِ قوم'' نے اتنے دھوکے اور دکھ دیئے ہیں کہ وہ اب اس ملک میں رہتے ہوئے بھی خود کو اجنبی اور پردیسی سمجھتے ہیں۔ ہماری اربابِ اقتدار اور متحدہ اپوزیشن اور خصوصاً متحدہ مجلس عمل کے قائدین سے یہ ہمدردانہ گزارش ہے کہ خدارا اس بار ملک وملت کی جھولی میں کچھ نہ کچھ ضرور ڈالیں اور انکی دہائیوں سے وابستہ امیدوں کا کچھ نہ کچھ مداوا ضرور کیجئے کہ یہ بیچاری جاں بلب قوم بار بار کی ڈسی ہوئی ہے انہیں مزید صدمات سے دوچار نہ کیجئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب ایک بار پھر ملک میں تین سال کی فوجی حکومت کے بعد بڑی مشکلوں سے جمہوریت کی گلی کھلی ہے اور پژمردہ دلوں کو مجلس عمل کی صورت میں ایک نئی نوید جانفزا اور حیاتِ نو ملی ہے، خدارا! اب کے باران کا خون ہونے سے بچائیں اور اسے اپنی اپنی اناؤں کے مندر کی بھینٹ نہ چڑھنے دیں۔

دونوں فریقوں کو چاہیے کہ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر اس معاملہ کی گتھی کو خوش اسلوبی اور ٹھنڈے دل و دماغ سے سلجھائیں اسی میں آپ سب کی اور ملک وملت کی بہتری ہے۔ ہماری نظر میں اربابِ اقتدار اور متحدہ اپوزیشن دونوں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اگر کسی بھی جانب سے کشتی میں سوراخ کیا گیا تو پھر سب کے سب مسافر ڈوب جائیں گے۔ یہ خیال کسی بھی فریق کو مست نہ کرے کہ وہ اس حادثے کے بعد محفوظ رہے گا۔ اسی طرح متحدہ مجلس عمل کے قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اصل ایجنڈے کی طرف رجوع کریں کیونکہ قوم اور ملت نے انہیں ملک وملت کی بھلائی اور اپنی سوئی ہوئی تقدیر کو جگانے کیلئے منتخب کر کے بھیجا تھا لیکن افسوس صد افسوس گزشتہ چھ سات ماہ سے ان کی ساری توانائیاں اور تگ ودو ایل ایف او تک ہی محدود رہیں۔ حالانکہ یہ دردِ سر پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور دیگر ''جمہوریت کی علمبردار'' پارٹیوں کا ہے۔ جنکی قیادت ایل ایف او سے متاثر ہوئی ہیں اور پارلیمنٹ میں ڈیسک بجانا اور ہلڑ بازی کرنا بھی انہیں پارٹیوں کا شیوہ اور ثقافت رہا ہے نہ کہ جبہ اور دستار سے مزین علماء کرام کا شیوہ ہے۔ احتجاج کا باوقار طریقہ یہ تھا کہ مجلس عمل تمام اجلاسوں کا بائیکاٹ کرتی اس طرح اس کا احتجاج بھی ریکارڈ پر رہتا اور اس کے وقار میں بھی کمی نہ ہوتی۔ اسی طرح جنرل مشرف اور برسراقتدار جماعتوں نے بھی ہٹ دھرمی اور انا پرستی سے جمہوریت اور ملک کے سیاسی اور اقتصادی صورتحال کو انتہائی آلودہ بنا دیا ہے اور بظاہر یہی نظر آ رہا ہے کہ مستقبل میں بھی اپوزیشن اور حکومت دریا کے دو کنارے ہی ثابت ہوں گے۔ دونوں جانب افہام وتفہیم اور ایک دوسرے کو برداشت نہ کرنے کا جذبہ زوروں پر ہے۔ جو جمہوریت اور قوم کیلئے کوئی نیک شگون نہیں۔ سات آٹھ ماہ کے محاذ آرائی کے بعد اب مذاکرات کی سبیل نظر آئی ہے خدا کرے کہ یہ بیل مونڈھے چڑھے۔ اگر حکومت واجپائی اور ہندوستان کیساتھ لچک کا مظاہرہ کر سکتی ہے تو اسکے مقابلے میں اپوزیشن تو اپنی ہی قوم اور ملک کے لوگ ہیں۔ انہیں کیوں دیوار سے اب تک لگایا گیا؟ اور ان کے قانونی اعتراضات کو کیوں اب تک درخور اعتنا سمجھا گیا؟ اس شور شرابے میں اسمبلیوں کے توڑنے کی بات بھی ہو رہی ہے۔ یہ کوئی بچوں کا کھیل نہیں اور نہ ہمارا قومی خزانہ بار بار انتخابات کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اس سے اقوام عالم میں پاکستان کی پارلیمنٹ اور جمہوری نظام کو بازیچہ اطفال سمجھا جائے گا۔ اب دونوں فریقوں کو چاہیے کہ وہ حکمت عملی، تدبر، سیاسی بصیرت، بالغ نظری، اور سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور ان مذاکرات کو بامقصد بنائیں تاکہ جمہوریت کی گاڑی رواں دواں ہو اور عوامی توقعات کی برآوری اور ملکی ترقی کیلئے راہ ہموار ہو سکے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

© rasailojaraid.com